79141-رمضان المبارک میں عمارتوں پر چاند ستارے پر مشتمل لائٹ لگانا

سوال

ہمارے ہاں اردن میں ایک نئی عادت شروع ہوئی اور بہت کثرت سے پھیل بھی چکی ہے، وہ یہ کہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی عمارتوں پر ہلال اور ستارے لگا کر برقی قمقموں سے لائیٹنگ کر کے رمضان المبارک آنے کا جشن منایا جاتا ہے، اور سارا مہینہ ہی رہتا ہے، توکیا یہ جائز ہے یا کہ یہ اسراف میں شامل ہوتا ہے، اور ماہ دسمبر میں عیسائیوں کے میلاد کے درخت کو مزین کرنے کی تقلید ہے، اور کیا لوگوں کی جہالت انہیں معذور شمار کریگی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہمارے خیال میں ماہ رمضان کے شروع ہونے کی خوشی میں برقی قمقمے لگا کر زینت کا اظہار کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں درج ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے :

1—اس میں یہ اعتقاد نہیں ہونا چاہیے کہ ایسا کرنا عبادت ہے، بلکہ یہ عادی اور مباح امور میں شامل ہوتا ہے.

2—اس زیبائشی قمقموں کو بہت زیادہ مہنگی قیمت میں خرید کر اسراف نہیں کرنا چاہیے.

3—اس خوبصورتی قمقموں میں کسی ذی روح کی تصویر نہیں ہونی چاہیے، یا پھر اس زیبائش اور لائٹنگ میں گانا بجانا نہ ہو.

4—اس طرح کی خوبصورتی اور زیبائش مساجد میں نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ ایسا کرنے سے نمازیوں کی نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

بعض مساجد میں عید الفطر اور دوسرے دینی ایام کے مواقع پر عادتا مساجد کو رنگ برنگ کے برقی قمقموں اور پھولوں سے سجایا جاتا ہے، توکیا اسلام ان اعمال کی اجازت دیتا ہے یا نہیں ؟

اور اس کے جواز اور منع کی دلیل کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"مساجد اللہ تعالی کا گھر ہیں، اور زمین میں سب سے بہتر اور اچھی جگہ شمار ہوتی ہے، اللہ تعالی نے اجازت دی ہے کہ ان مساجد میں اللہ تعالی کی توحید اور اس کا ذکر بلند کیا جائے، اور نماز قائم کی جائے، اور لوگوں کو ان مساجد میں ان کے دینی مسائل اور ان کی سعادت و کامیابی کی طرف راہنمائی کی جائے، اور ان مساجد کو بتوں اور پلیدی اور شرکیہ اعمال اور بدعات وخرافات سے پاک کر کے دینا و آخرت میں لوگوں کی اصلاح کی جائے، اور مساجد کو گندگی و نجاست سے پاک رکھا جائے، اور مساجد میں لہو و لعب اور اونچی آوازیں نکالنے اور شور و غوغا کرنے سے اجتناب کیا جائے، اور ان مساجد میں کسی گمشدہ چیز اور ضائع شدہ چیز کا اعلان مت کیا جائے، اور اس طرح کے دوسرے اعمال بھی نہ کیے جائیں جو ان مساجد کو عام راستے، اور تجارتی مارکیٹ بنا کر نہ رکھ دیں، اور ان مساجد میں کسی کو بھی دفن نہ کیا جائے، اور اسی طرح اس میں قبر بھی نہ بنائی جائے، اور نہ ہی مسجد پر قبر بنائی جائے.

اوران مساجد میں تصاویر نہ لٹکائی جائیں، اور نہ ہی اس کی دیواروں پر نقش ونگار نہ کیا جائے، اوراسطرح کے دوسرے کام جو شرک کا باعث بنتے ہیں ان سے اجتناب کیا جائے، اوریہاں آکر عبادت کرنے والوں کی اللہ کی عبادت میں خلل پیدا کرتے ہیں، مساجد بنانے کے مقصد کے منافی ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بہت خیال رکھا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، اور آپ کے عمل مبارک سے ثابت ہے، اور آپ نے اپنی امت کی راہنمائی کرتے ہوئے بھی اس کا بیان کیا ہے، تاکہ وہ آپ کے منہج اور طریقہ پر چلیں، اور مساجد کے احترام اور انہیں آباد کرنے میں آپ کے طریقہ پر چلیں، کیونکہ وہاں اسلامی شعار کا قیام اور اعلان ہوتا ہے، اس میں وہ رسول امین کی اقتدا کریں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں بھی ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں روشنی کر کے اس کی تعظیم کی ہو، اور مختلف تہواروں اور عید کے موقع پر وہاں پھول رکھے ہوں، اور نہ ہی آپ کے بعد خلفاء راشدین سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اور نہ ہی پہلے تین ادوار میں آئمہ مجتہدین سے.جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ یہ سب سے بہتر دور ہیں، باوجود اس کے کہ لوگ ترقی کر چکے تھے اوران کے پاس اموال کی بھرمار تھی، اورانہوں نے شہری زندگی کا ایک وافر حصہ بھی حاصل کر لیا تھا، اور زینت کی انواع واقسام بھی پہلے تین ادوار میں وافر تھیں.

اور پھر مکمل خیر و بھلائی تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وپیروی کرنے میں پنہاں ہے، اور پھر ان کے بعد خلفاء راشدین کی سنت اوراوران کے نقش قدم پر چلنے والے آئمہ کرام کی پیروی میں.

اور پھر مختلف تہواروں اور مواقع پر مساجد میں چراغاں کرنا، یا برقی قمقمے لگانا، یا مساجد کے اردگرداوراس کے مناروں پر چراغاں کرنا، اوروہاں جھنڈیاں وغیرہ لگانا، اور پھول رکھ کر تعظیم کرنا، یہ سب کچھ کفار کے ساتھ تشبیہ ہے، کیونکہ وہ اپنے چرچ اور کنیسہ میں ایسا کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے تہواروں میں کفار کے ساتھ مشابہت کرنے اوران کی عبادت میں مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اسلامیہ (2/20–21).

اور جب مسجد میں موجود روشنی اسے روشن کرنے کے لیے کافی ہے تو پھر اضافی روشنی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، جس میں مشروع فائدہ نہ ہو، بلکہ اسے کسی اور جگہ صرف کرنا چاہیے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (31/206).

دوم :

ہم ایک بات کی تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ :

ہلال یا ستارہ کے مسلمانوں کا شعار ہونے کی شرع میں کوئی دلیل اور اصل نہیں ہے، اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ معروف تھا، اور نہ ہی خلفاء راشدین کے دور میں، اور نہ ہی بنی امیہ کے دور میں بلکہ اس کی ایجاد تو اس کے بھی بعد ہوئی ہے....

بہر حال جو بھی ہو تو شعار اور علامت کے لیے ضروری ہے کہ وہ شریعت کے موافق ہو، اور اس لیے کہ اس کی مشروعیت پر کوئی دلیل نہیں ملتی، تو اس ترک کرنا ہی زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے، نہ تو ہلال یعنی چاند مسلمانوں کا شعار ہے، اور نہ ہی ستارہ، چاہے مسلمانوں نے اسے اختیار کر رکھا ہے"

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (1528) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

واللہ اعلم.